احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 47-82 نمبر 11 | منگل 4 رمضان - 1417ھ 14 صلح 1376ھش 14 جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہ سے بچنے کے لئے دعا اور تدبیر دونوں سے کام لو

بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہو گا کہ ان کے اندر دہریت ہے کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہو گا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کے درجہ سے بھی آگے بڑھو اور ایتاء ذی القربےٰ کے مرتبہ تک ترقی کرو اور خلق اللہ سے بغیر کسی اجر یا نفع و خدمت کے خیال کے طبعی اور فطری جوش سے نیکی کرو۔ تمہاری خلق اللہ سے ایسی نیکی ہو کہ اس میں تصنع اور بناوٹ ہرگز نہ ہو۔ ایک دوسرے موقعہ پر یوں فرمایا خدا رسیدہ اور اعلیٰ ترقیات پر پہنچے ہوئے انسان کا یہ قاعدہ ہے کہ اس کی نیکی خالصاً للہ ہوتی ہے اور اس کے دل میں یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ اس کے واسطے دعا کی جاوے یا اس کا شکریہ ادا کیا جاوے۔ نیکی محض اس جوش کے تقاضا سے کرتا ہے جو ہمدردی بنی نوع انسان کے واسطے اس کے دل میں رکھا گیا ہے۔ ایسی پاک تعلیم نہ ہم نے توریت میں دیکھی اور نہ انجیل میں۔ ورق ورق کرکے ہم نے پڑھا ہے مگر ایسی پاک اور مکمل تعلیم کا نام و نشان نہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 664)

مجلس عاملہ مجلس انصار اللہ پاکستان

○ حضرت امام جماعت احمدیہ نے برائے سال 1376/1997 کے لئے مندرجہ ذیل مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان کی منظوری عطاء فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمت دین اور سلسلہ کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فہرست مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان 1997ء

اراکین خصوصی 1- مکرم مرزا عبدالحق صاحب
2- مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

اراکین مجلس عاملہ

1- مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب- نائب صدر اول
2- مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب- نائب صدر
3- مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی- نائب صدر
4- مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب- نائب صدر صف دوم
5- مکرم محمد اسلم شاد منگلہ صاحب- قائد عمومی
6- مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب- قائد تعلیم
7- مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب- قائد اصلاح و ارشاد
8- مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید- قائد تربیت
9- مکرم لطیف احمد صاحب جھمٹ- ایڈیشنل قائد تربیت (نومبائعین)
10- مکرم سمیع اللہ صاحب زاہد- قائد تعلیم (کلام الٰہی)
11- مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب- قائد اشاعت
12- مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب- قائد ذہانت و صحت جسمانی
13- مکرم سید قاسم احمد صاحب- قائد ایثار
14- مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب- قائد تجنید
15- مکرم منور شمیم خالد صاحب- قائد وقف جدید
16- مکرم خالد محمود الحسن صاحب بھٹی- قائد تحریک جدید-
17- مکرم عبدالرشید غنی صاحب- قائد مال
18- مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب- آڈیٹر
19- مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری- زعیم اعلیٰ ربوہ-

(صدر مجلس انصار اللہ- پاکستان)

خدا تعالیٰ سے دعا کرنے کی توفیق مانگو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان کے لئے ایک کھلا اور صاف رستہ اللہ تعالیٰ نے تجویز فرمایا ہے۔ اور وہ رستہ ایسا ہے کہ جس پر چل کر انسان بلا روک ٹوک بلا خدشہ۔ بلا کسی قسم کی تکلیف اور دکھ کے بلا ناامیدی کے اس مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ جس تک پہنچنا انسان کی پیدائش کا مقصد ہے، لیکن اگر اسے کوئی دقت پیش آتی ہے۔ اگر کسی مشکل سے سامنا ہوتا ہے تو وہ اس کے نفس سے پیدا ہوتی ہے۔ اسے ناکامی اس لئے نہیں ہوتی کہ خدا نے اسے رستہ غلط بتایا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ خود غلط رستہ پر چلتا ہے۔ وہ نامراد اس لئے نہیں رہتا کہ اس کے لئے عمدہ تدبیر نہیں۔ تدبیر تو ہے مگر وہ غلط تدبیر اختیار کرتا ہے۔ اسی طرح وہ دکھ میں اس لئے نہیں پڑتا کہ اس کا کوئی علاج نہیں، علاج ہے، لیکن وہ غلط علاج شروع کر دیتا ہے۔

اگر صحیح طریق اختیار کیا جائے تو کبھی ناامیدی نہیں ہو سکتی۔ پس کامیاب ہونے کے لئے صحیح راستہ کی تلاش کی جائے۔ اور وہ صحیح راستہ سوائے اس کے کہ خدا کے حضور ہی انسان گر جائے نہیں مل سکتا۔ کہتے ہیں دعا مفید چیز ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ واقعی دعا نہایت ہی عمدہ اور مفید چیز ہے مگر بعض دفعہ دعا کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ انسان بارہا سمجھتا ہے کہ اس کا کوئی سہارا نہیں ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ان مشکلات سے گزر جائے۔ مگر اس کو کوئی رستہ نظر نہیں آتا۔ وہ جانتا ہے کہ دعا ایک کارگر چیز ہے مگر سستی اسے ادھر متوجہ نہیں ہونے دیتی۔ پس دعا کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے جب انسان خدا کے حضور گر پڑے۔ تو اس کو دعا کی توفیق مل جاتی ہے۔ کوئی کہے کہ جب دعا کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے تو جب وہ دعا کے لئے دعا کر سکتا ہے۔ تو اس مقصد کے لئے کیوں دعا نہیں کر سکتا۔ جو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے یاد رکھنا چاہئے کہ ہر کام کے لئے ذرائع ہوتے ہیں۔ دعا کے لئے جوش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جوش پیدا کرنے کے لئے زبان ہلانے کی ضرورت ہوتی ہے جب انسان اپنی زبان کو حرکت میں لاتا ہے تو اس کے دل میں ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے سینہ کو کھول دیتا ہے اور یہی بات ہے جس کو (ــــ) ادا کیا گیا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ پس جب انسان اپنی عبودیت کا اظہار کرتا ہے تو خدا کی مدد و نصرت اس کے شامل حال ہو جاتی ہے اور اسے درد اور اضطراب کے ساتھ دعا کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور دعا کرنے کی سچی توفیق بخشے۔ تاکہ ہم اس کے انعامات کے وارث ہو سکیں۔ اور ہر قسم کی مشکلات اور تکالیف سے بچ جائیں۔

(از خطبہ 17- جنوری 1919ء)

○○○

خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

4- صلح 1376 ہش 14 - جنوری 1997ء

زبان کے استعمال کی اہمیت

انسان کو حیوان ناطق کہا گیا ہے یعنی وہی ایک ایسی مخلوق ہے جو بات کر سکتی ہے اور اس طرح بات کرتی ہے کہ اس کی دوسروں کو سمجھ آجائے۔ یہی ناطق ہونے کا مطلب ہے اور جہاں بھی دو افراد اکٹھے ہوں وہ ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں۔ اور بات کرتے ہوئے نہ صرف اپنی بات بتاتے ہیں بلکہ دوسروں کے متعلق بھی کچھ نہ کچھ کہتے ہیں۔ بعض باتیں بحث طلب ہوتی ہیں تو وہ بحث بھی کرتے ہیں بعض باتیں دوسروں کے متعلق واقعاتی طور پر بیان کرنی ہوتی ہیں اور وہ باتیں بیان کی جاتی ہیں لیکن بعض ایسی بھی باتیں ہوتی ہیں جو محض اس لئے کی جاتی ہیں کہ کسی کو نیچا دکھایا جائے۔ کسی کی خامی کی طرف اس طرح دوستوں کی توجہ دلائی جائے کہ وہ اسے گھٹیا سمجھنے لگیں۔ یہ غیبت ہے۔ ایسی باتوں کے متعلق اکثر کہا جاتا ہے کہ ہم نے تو سچی بات کی ہے۔ بے شک سچی بات کی ہے اگر سچی بات نہ ہوتی تو جھوٹ کہلاتی۔ غیبت اسی لئے تو کہلائی ہے کہ بات سچی ہے لیکن یہ بات کرنے کا موقعہ نہیں تھا۔ آپ نے یا جس نے بھی یہ بات کی ہے اس نے اس شخص کو دوسروں کی نظر میں ذلیل کرنے کی کوشش کی ہے۔ بعض اوقات یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہم نے تو یہ بات مذاق میں کی تھی۔ آپ نے مذاق میں کی ہو گی لیکن دوسرے لوگوں کے دل پر تو ایک اثر چھوڑ گئی ہے چاہے وہ اسے مذاق سمجھتے ہوں یا نہ سمجھتے ہوں ایسی باتوں کا کسی حد تک ضرور اثر باقی رہتا ہے۔ اسی لئے تو کہتے ہیں کہ جھوٹ کا مداوا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ آپ نے کسی سے جھوٹ بول دیا اور دوسرے شخص پر آپ کی اس بات نے بہت برا اثر کیا اب اسے یہ معلوم نہیں کہ آپ نے جھوٹ بولا ہے وہ مداوا کس طرح کرے۔ جب اسے پتہ چل جائے گا کہ یہ بات تو جھوٹی ہے تو وہ سٹ پٹائے گا اور وہ حیران ہو گا کہ جس شخص نے یہ بات کی ہے اسے آخر ضرورت ہی کیوں پیش آئی تھی۔

پس انسان حیوان ناطق ہے بات کرتا ہے بات کی سمجھ آتی ہے بات اپنا اثر چھوڑ جاتی ہے اور ان باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ بعض باتیں اچھی طرح کی جاتی ہیں اور بعض باتیں بری طرح کی جاتی ہیں بعض باتیں کرنے کا انفرادی اور اجتماعی فائدہ ہوتا ہے اور بعض باتیں کرنے کا انفرادی اور اجتماعی نقصان ہوتا ہے۔ اجتماعی نقصان نہ بھی ہو تو انفرادی نقصان تو ہو گیا۔ ایک شخص کے دل پر چوٹ لگی۔ اور اس چوٹ نے اس کو اس طرح متاثر کیا کہ دلوں میں انقباض پیدا ہو گیا۔ وہ معاشرہ جس میں لوگوں کے اکٹھا رہنے کی ضرورت ہے اور اکٹھا رہے بغیر وہ زندگی بسر نہیں کر سکتے اگر اس میں ایک دوسرے سے انقباض پیدا ہو جائے تو یقیناً محبت کی زندگی اور تعاون کی زندگی بسر نہیں کی جاسکتی۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم بات کریں تو اچھی طرح بات کریں۔ ایسی بات کریں جس کا دوسروں پر اچھا اثر ہو۔ بات ہی نصیحت کا رنگ بھی پکڑ لیتی ہے اور نصیحت کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ نہایت آرام سے' مروت سے' تحمل سے' بردباری سے نصیحت کی جائے۔ اگر نصیحت کرنے والا اپنے آپ میں اس بات پر فخر کرے کہ مجھ میں تو یہ برائی نہیں ہے۔ تو اس بات کا امکان ہے کہ جسے وہ برائی کی طرف توجہ دلا رہا ہے اس کے ساتھ سختی سے پیش آئے۔ اور سختی سے اس لئے بھی پیش آئے کہ وہ یہ سمجھے کہ سختی کے بغیر یہ مانے گا ہی نہیں اور میں نے اسے منوانا ضرور ہے۔ میں نے جو اس سے کہا ہے اسے اس کے مطابق عمل پیرا ہونا چاہئے۔ یہ بات کرنے کا طریق بھی غلط ہے۔ نصیحت تو اس لئے کی جاتی ہے کہ دوسرا شخص اپنی زندگی کو بہتر بنا سکے لیکن آپ نے تلخی سے بات کر کے اس کو پریشان بھی کر دیا اور اس کو اپنی بات پر اڑنے کا موقعہ بھی دے دیا۔ اب آپ کی تلخ بات سن کر وہ اپنی بات پر اڑ جائے گا اور جو اچھائی آپ نے اس سے کروانی ہے وہ نہیں کرے گا تو گویا کہ اس سلسلے میں بھی بات کرنے کا سلیقہ آنا چاہئے۔

حقیقت یہ ہے کہ محض بات کرنا کافی نہیں۔ بعض لوگ بات کرتے ہیں اور کرتے ہی چلے جاتے ہیں دوسروں کی سنتے ہی نہیں۔ ایسے لوگوں کو عام طور پر باتونی بھی کہا جاتا ہے اور بڑبولے بھی۔ باتونی اور بڑبولے ہونے سے معاشرے میں انسان کوئی عزت حاصل نہیں کرتا۔ بات کرتے ہیں گفتگو کے لئے۔

گفتگو کا مطلب یہ ہے کہ کچھ ایک کہے کچھ دوسرا۔ دونوں ایک دوسرے کی بات سنیں بھی اور دونوں ایک دوسرے سے بات کریں بھی۔ جب تک ایسا نہ ہو گفتگو گفتگو ہی نہیں رہتی۔ ایک آدمی بولتا ہے اور بولتا ہی چلا جاتا ہے۔ دوسروں کو بور کر دیتا ہے۔ دوسروں کے دل میں کئی باتیں آتی ہیں اور وہ کہہ نہیں سکتے کہ بولنے والا چپ ہی نہیں کرتا۔

پس یہاں بھی بولنے کا سلیقہ نہایت اہم ہے۔ یہ کافی نہیں کہ انسان بولتا ہے بول سکتا ہے اور بولتا ہی چلا جاتا ہے۔ حیوان ناطق کا یہ مطلب تو ہے کہ وہ بول سکتا ہے لیکن اگر وہ حکمت کو ساتھ نہ ملائے تو یقیناً وہ ہر قدم پر غلطی کرے گا۔ غلط بات کہے گا۔ دوسروں پر برا اثر چھوڑے گا۔ دوسروں کو بات کرنے کا موقعہ نہیں دے گا۔ سختی سے بات کرے گا۔ دوسروں کے دلوں میں انقباض پیدا کرے گا۔ پس اپنے حیوان ناطق ہونے کو اس طرح استعمال کرنا چاہئے کہ ہم بات بھی کریں۔ لوگوں پر اچھا اثر بھی چھوڑیں۔ لوگ ہمارے متعلق یہ بھی سمجھیں کہ نہ صرف بات کرتا ہے بلکہ اچھی بات کرتا ہے۔ ہمیں اس کی باتوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ جب انسان اس طرح بات کرے گا تو حقیقی معنوں میں وہ ناطق کہلائے گا۔ اس کا نطق اس کے لئے مفید ثابت ہو گا۔ نہ صرف اس کے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ انسان صرف اپنا ہی فائدہ تو نہیں سوچتا۔ اور اگر کوئی ایسا کرے تو اس کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ یہ تو سب کچھ اپنے ہی فائدے کے لئے کرتا ہے اور اسے اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ ہمیں جو کچھ کرنا ہے اس میں یہ نہیں کہ ہمارا اپنا نقصان ہو ہمارا بھی فائدہ ہو اور دوسروں کا بھی فائدہ ہو۔ جب تک ہم دوسروں کا فائدہ مد نظر نہ رکھیں اس وقت تک ہماری کسی بات' ہمارے کسی عمل کو سراہا نہیں جائے گا۔

پس آیئے اس بات پر ہم ہمیشہ غور کرتے رہیں کہ ہمیں کس طرح بات کرنی چاہئے۔ کس وقت کرنی چاہئے۔ کہاں تک کرنی چاہئے اور کس رنگ میں کرنی چاہئے۔ اگر ہم ان باتوں کا جائزہ لیتے رہیں تو یقیناً ہم حقیقی طور پر انسان کو حیوان ناطق کہنے کا ثبوت دیں گے۔ یعنی وہ بولتا ہے جیسا کہ ہم نے کہا ہے بولنے کے لئے یہ ساری باتیں مد نظر رکھنا نہایت ضروری ہیں اگر انہیں مد نظر نہ رکھا جائے تو ہمارا بولنا بے معنی بھی ہو جاتا ہے اور بعض اوقات مضرت رساں بھی۔ ایسا ہم کیوں کریں۔ بولیں بھی اور بے معنی ہو کر رہ جائیں یا اس سے اپنے آپ کو بھی نقصان ہو اور دوسروں کو بھی۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن ہم صرف اس صورت میں صحیح طور پر ناطق کہلا سکتے ہیں کہ ہماری ہر بات جانچی اور تولی ہوئی ہو اسی لئے کہتے ہیں پہلے تول اور پھر بول۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ آپ نے کہنا ہے اس کے متعلق آپ پہلے سوچ لیں کہ یہ کہنا چاہئے یا نہیں۔ یہ بات کہنے کے لئے درست ہے یا نہیں۔ یہ موقعہ درست ہے یا نہیں۔ جس سے ہم بات کر رہے ہیں اس سے بات کرنی چاہئے یا نہیں۔ جب تک ان ساری باتوں کو مد نظر نہ رکھا جائے ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے بات کرنے سے پہلے بات کو تول لیا ہے۔ تولنے میں یہ بات مد نظر رہتی ہے کہ اس بات کا اچھا اثر ہونا چاہئے۔ یہ بات ہمارے لئے بھی خوبی ہو اور جس نے اس بات کو سننا ہے اس کے لئے بھی یہ خوبی ہو۔ ہم اچھی بات کریں۔ اچھی بات سنیں۔ اور اس طرح گویا کہ ہماری ہر بات تولی ہوئی معلوم ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کو اپنے کردار کو بہتر بنانے کے لئے نہ صرف اعمال کو بہتر بنانا ہے بلکہ اپنی باتوں کو بھی بہتر بنانا ہے۔ قول اور فعل دونوں مل کر انسانی کردار کو پیش کرتے ہیں نہ صرف قول پیش کرتا ہے نہ صرف اعمال پیش کرتے ہیں۔ اعمال اچھے ہوں اور قول اچھا نہ ہو تو یہ بھی اچھے کردار کی علامت نہیں۔ قول اچھا ہو اعمال اچھے نہ ہوں تو یہ بھی کسی رنگ میں اچھے کردار کا ثبوت نہیں۔

پس ہم اپنے قول اور فعل کو پرکھیں۔ اس کے متعلق سوچیں اور ہمیشہ یہ کوشش کریں کہ بات بھی ہماری ٹھیک ہو اور عمل بھی ہمارا ٹھیک ہو۔ اور یہ دونوں مل کر ہمارا ایسا کردار بنائیں جو لوگوں کو صحیح معنوں میں متاثر کر کے ان کی زندگیوں کو بھی بہتر بنانے والا ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی زبان کو اور اپنے اعمال کو صحیح رنگ میں استعمال کریں۔ کسی کے لئے کسی ضرر کے پیش آنے کا باعث نہ بنیں۔ کسی کا دل نہ دکھائیں۔ کسی پر سختی نہ کریں۔ بات کریں تحمل اور بردباری سے اور سوچ سمجھ کر۔ تاکہ ہم دوسروں پر اچھا اثر چھوڑ سکیں۔ معاشرے میں اس بات کی بہت بڑی اہمیت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

الہام کیا چیز ہے؟ وہ پاک اور قادر خدا کا ایک برگزیدہ بندہ کے ساتھ یا اس کے ساتھ جس کو برگزیدہ کرنا چاہتا ہے ایک زندہ اور باقدرت کلام کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ ہے۔ سو جب یہ مکالمہ اور مخاطبہ کافی اور تسلی بخش سلسلہ کے ساتھ شروع ہو جائے اور اس میں خیالات فاسدہ کی تاریکی نہ ہو اور نہ غیر مکتفی اور چند بے سروپا لفظ ہوں اور کلام لذیذ اور پر حکمت اور پر شوکت ہو تو وہ خدا کا کلام ہے۔ جس سے وہ اپنے بندے کو تسلی دینا چاہتا ہے اور اپنے تئیں اس پر ظاہر کرتا ہے۔ ہاں کبھی ایک کلام محض امتحان کے طور پر ہوتا ہے اور پورا اور بابرکت سامان ساتھ نہیں رکھتا۔ اس میں خدائے تعالیٰ کے بندہ کو اس کی ابتدائی حالت میں آزمایا جاتا ہے تا وہ ایک ذرہ الہام کا مزا چکھ کر پھر واقعی طور پر اپنا حال و قال سچے ملہموں کی طرح بناوے۔ یا ٹھوکر کھاوے پس اگر وہ حقیقی راست بازی صدیقوں کی طرح اختیار نہیں کرتا تو اس نعمت کے کمال سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور صرف بے ہودہ لاف زنی اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ کروڑہا نیک بندوں کو الہام ہوتا رہا ہے مگر ان کا مرتبہ خدا کے نزدیک ایک درجہ کا نہیں۔ بلکہ خدا کے پاک نبی جو پہلے درجے پر کمال صفائی سے خدا کا الہام پانے والے ہیں وہ بھی مرتبہ میں برابر نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے بعض نبیوں کو بعض نبیوں پر فضیلت ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ الہام محض فضل ہے۔ اور فضیلت کے وجود میں اس کو دخل نہیں بلکہ فضیلت اس صدق اور اخلاق اور وفاداری کی قدر پر ہے جس کو خدا جانتا ہے۔ ہاں الہام بھی اگر اپنی بابرکت شرائط کے ساتھ ہو تو وہ بھی ان کا ایک پھل ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر اس رنگ میں الہام ہو کہ بندہ سوال کرتا ہے اور خدا اس کا جواب دیتا ہے اس طرح ایک ترتیب کے ساتھ سوال و جواب ہو اور الٰہی شوکت اور نور الہام میں پایا جائے اور علوم غیب یا معارف صحیحہ پر مشتمل ہو تو وہ خدا کا الہام ہے۔ خدا کے الہام میں یہ ضروری ہے کہ جس طرح ایک دوست دوسرے دوست سے مل کر باہم ہم کلام ہوتا ہے اسی طرح رب اور اس کے بندے میں ہم کلامی واقع ہو۔ اور جب یہ کسی امر میں سوال کرے تو اس کے جواب میں ایک کلام لذیذ فصیح خدا تعالیٰ کی طرف سے سنے۔ جس میں اپنے نفس اور فکر اور غور کا کچھ بھی دخل نہ ہو۔ اور وہ مکالمہ اور مخاطبہ اس کے لئے موہبت ہو جائے۔ تو وہ خدا کا کلام ہے اور ایسا بندہ خدا کی جناب میں عزیز ہے۔ مگر یہ درجہ کہ الہام بطور موہبت ہو اور زندہ اور پاک الہام کا سلسلہ اپنے بندہ سے خدا کو حاصل ہو اور صفائی اور پاکیزگی کے ساتھ ہو یہ کسی کو نہیں ملتا بجز ان لوگوں کے جو ایمان اور اخلاص اور اعمال صالحہ میں ترقی کریں اور نیز اس چیز میں جس کو ہم بیان نہیں کر سکتے ہیں۔ سچا اور پاک الہام الوہیت کے بڑے بڑے کرشمے دکھلاتا ہے۔ بارہا ایک نہایت چمکدار نور پیدا ہوتا ہے اور ساتھ اس کے پر شوکت اور ایک چمکدار الہام آتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ ملہم اس ذات سے باتیں کرتا ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے دنیا میں خدا کا دیدار یہی ہے کہ خدا سے باتیں کرے۔ مگر اس ہمارے بیان میں انسان کی وہ حالت داخل نہیں ہے جو کسی کی زبان پر بے ٹھکانہ لفظ یا فقرہ یا شعر جاری ہو اور ساتھ اس کے کوئی مکالمہ یا مخاطبہ نہ ہو بلکہ ایسا شخص خدا کے امتحان میں گرفتار ہے۔ کیونکہ خدا اس طریق سے بھی سست اور غافل بندوں کو آزماتا ہے کہ کبھی کوئی فقرہ یا عبارت کسی کے دل پر یا زبان پر جاری کی جاتی ہے۔ اور وہ شخص اندھے کی طرح ہو جاتا ہے نہیں جانتا کہ وہ عبارت کہاں سے آئی۔ خدا سے یا شیطان سے۔ سو ایسے فقرات سے استغفار لازم ہے لیکن اگر ایک صالح اور نیک بندہ کو بے حجاب مکالمہ الٰہیہ شروع ہو جائے اور مخاطبہ اور مکالمہ کے طور پر ایک کلام روشن لذیذ پر معنی پر حکمت پوری شوکت کے ساتھ سنائی دے اور کم سے کم بارہا اس کو ایسا اتفاق ہوا ہو کہ خدا میں اور اس میں عین بیداری میں دس مرتبہ سوال و جواب ہوا ہو اس نے سوال کیا اور خدا نے جواب دیا پھر اسی وقت عین بیداری میں اس نے کوئی اور عرض کی اور خدا نے اس کا بھی جواب دیا پھر گزارش عاجزانہ کی خدا نے اس کا جواب بھی عطا فرمایا۔ ایسا ہی دس مرتبہ تک خدا میں اور اس میں باتیں ہوتی رہیں۔ اور خدا نے بارہا ان مکالمات میں اس کی دعائیں منظور کی ہوں۔ عمدہ عمدہ معارف پر اس کو اطلاع دی ہو۔ آنے والے واقعات کی اس کو خبر دی ہو اور اپنے برہنہ مکالمہ سے بار بار کے سوال و جواب میں اس کو مشرف کیا ہو تو ایسے شخص کو خدا تعالیٰ کا بہت شکر کرنا چاہئے۔ اور سب سے زیادہ خدا کی راہ میں فدا ہونا چاہئے۔ کیونکہ خدا نے محض اپنے کرم سے اپنے تمام بندوں میں سے اسے چن لیا اور ان صدیقوں کا اس کو وارث بنا دیا جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔ یہ نعمت نہایت ہی نادر الوقوع ہے اور خوش قسمتی کی بات ہے جس کو ملی۔ اس کے بعد جو کچھ ہے وہ ہیچ ہے۔

OOO

جیساکہ خدا تعالیٰ سزا دہی کی کیفیت کے بارہ میں ایک جگہ (کلام الٰہی) میں فرماتا ہے یعنی دوزخ کیا چیز ہے۔ دوزخ وہ آگ ہے جو دلوں پر بھڑکائی جاتی ہے۔ یعنی انسان جب فاسد خیال اپنے دل میں پیدا کرتا ہے اور وہ ایسا خیال ہوتا ہے کہ جس کمال کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے مخالف ہوتا ہے تو جیساکہ ایک بھوکا پیاسا بوجہ نہ ملنے غذا اور پانی کے آخر مرجاتا ہے ایسا ہی وہ شخص بھی جو فساد میں مشغول رہا اور خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت کی غذا اور پانی کو نہ پایا وہ بھی مر جاتا ہے۔ پس بموجب تعلیم (کلام الٰہی) کے بندہ ہلاکت کا سامان اپنے لئے آپ تیار کرتا ہے خدا اس پر کوئی جبر نہیں کرتا۔ اس کی ایسی مثال ہے کہ جیسے کوئی اپنے حجرہ کے تمام دروازے بند کر دے اور روشنی داخل ہونے کے لئے کوئی کھڑکی کھلی نہ رکھے تو اس میں شک نہیں کہ اس حجرے کے اندر اندھیرا ہو جائے گا۔ سو کھڑکیوں کا بند کرنا تو اس شخص کا فعل ہے مگر اندھیرا کر دینا یہ خدا تعالیٰ کا فعل اس کے قانون قدرت کے موافق ہے۔ پس اسی طرح جب کوئی شخص خرابی اور گناہ کا کام کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے قانون قدرت کی رو سے اس کے اس فعل کے بعد کوئی اپنا فعل ظاہر کر دیتا ہے جو اس کی سزا ہو جاتا ہے۔ لیکن بایں ہمہ توبہ کا دروازہ بند نہیں کرتا۔ مثلاً جب ایک شخص نے اپنے ایسے حجرہ کی کھڑکی کھول دی جس کو اس نے بند کر دیا تھا تو معاً خدا تعالیٰ اس گھر میں روشنی داخل کرے گا۔ پس کلام الٰہی کی رو سے خدا کے غضب کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ انسان کی طرح اپنی حالت میں ایک مکروہ تغیر پیدا کر کے خشمناک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ انسان تو غضب کے وقت میں ایک رنج میں پڑ جاتا ہے اور وہ اپنی حالت میں ایک دکھ محسوس کرتا ہے اور اس کا سرور جاتا رہتا ہے مگر خدا ہمیشہ سرور میں ہے۔ اس کی ذات پر کوئی رنج نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے غضب کے یہ معنے ہیں کہ وہ چونکہ پاک اور قدوس ہے اس لئے نہیں چاہتا کہ لوگ اس کے بندے ہو کر ناپاکی کی راہیں اختیار کریں۔ اور تقاضا فرماتا ہے کہ ناپاکی کو درمیان سے اٹھا دیا جاوے۔ پس جو شخص ناپاکی پر اصرار کرتا ہے آخرکار وہ خدائے قدوس اپنے فیض کو جو مدار حیات اور راحت اور آرام ہے اس سے منقطع کر لیتا ہے۔ اور یہی حالت اس نافرمان کے لئے موجب عذاب ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک باغ ہے جو ایک نہر کے پانی سے سرسبز اور شاداب ہوتا تھا۔ اور جب باغ والوں نے نہر کے مالک کی اطاعت چھوڑ دی تو مالک نہر نے اس باغ کو اپنے نہر کے پانی سے محروم کر دیا اور بند لگا دیا۔ تب باغ خشک ہو گیا۔

ایک اچھی بات

صاحب ایمان کو چاہئے کہ رات کو سوئے اور صبح اٹھنے کی امید نہ کرے۔ اور صبح اٹھے تو رات زندگی کی امید نہ رکھے۔ سب سے اعلیٰ اور آخری بات یہ ہے کہ دل کی پاکیزگی حاصل ہو۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

لجنہ کالم

سیالکوٹ میں 12- اپریل 1920ء کو حضرت امام جماعت الثانی نے عورتوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ان چند دنوں میں مجھے عورتوں کی طرف سے بہت سے رقعے ملے ہیں جن میں وہ لکھتی ہیں کہ ہمیں بھی کچھ سنایا جائے اگرچہ یہ جوش قابل تعریف ہے لیکن خالی جوش اس وقت تک کام نہیں دیتا جب تک انسان جو کہے اس پر عمل نہ کرے۔ دیکھو اگر ایک شخص بھوکا ہو اور بھوک سے اس کی جان نکل رہی ہو اس کو کہو کہ کھانا کھالو کھانا کھالو لیکن کھانا دیا نہ جائے تو اس سے اس کا پیٹ نہیں بھر جائے گا اسی طرح وہ عورتیں جو دین کی باتیں سنتی ہیں ان پر عمل نہیں کرتیں ان کو بھی کچھ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ان عورتوں کی نسبت جن کو دین کی باتیں سننے کا موقع نہیں ملتا ان کے لئے زیادہ خوف اور ڈر کا مقام ہے کیونکہ جو نہیں سنتیں وہ معذور سمجھی جا سکتی ہیں لیکن جو سنتی ہیں اور پھر ان پر عمل نہیں کرتیں وہ زیادہ مجرم اور گنہگار ہیں۔ عام طور پر عورتیں وعظ کو ایک تماشا سمجھتی ہیں جس طرح بچے کوئی تماشا دیکھتے ہیں اور پھر تھوڑی مدت کے بعد اسے بھلا دیتے ہیں اسی طرح عورتیں کرتی ہیں۔ مردوں میں تو ایک جماعت ایسی ہے کہ وہ وعظ و نصیحت کی باتیں سن کر ان پر عمل کرتے اور ترقی کرتے جاتے ہیں لیکن عورتیں عام طور پر کچھ فائدہ نہیں اٹھاتیں یہی وجہ ہے کہ نہ وہ اخلاق میں نہ دین میں نہ تمدن نہ معاشرت میں ترقی کرتی ہیں اور نہ ان کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مردوں کی نسبت عورتوں کو کم وعظ و نصیحت کی باتیں سننے کا موقع ملتا ہے۔ تاہم کچھ نہ کچھ تو وہ بھی سنتی ہیں اس لئے ان کا یہ کہنا کہ مردوں جتنا ان کو نہیں سنایا جاتا اس وقت درست ہو سکتا ہے اور یہ کہنے کا انہیں اس وقت حق پہنچتا ہے جبکہ جس قدر انہیں سنایا جاتا ہے اس کو یاد رکھیں اور اس پر عمل کریں ایک طالب علم اگر اپنا پہلا سبق یاد کر کے سنا دے تو پھر اس کو یہ کہنے کا حق ہوتا ہے کہ اور سبق پڑھاؤ لیکن اگر وہ پہلا ہی سبق یاد نہیں کرتا تو اسے اور پڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اسی طرح عورتوں کو جس قدر سنایا جاتا ہے اس کو اگر وہ یاد رکھیں اور اس پر عمل کریں تو ان کا حق ہے کہ اور سننے کا مطالبہ کریں ورنہ نہیں۔ پس تم بجائے اس کے کہ یہ کہو کہ ہمیں مردوں کی طرح لیکچر سنایا جائے جو کچھ سنایا جا چکا ہو اس پر عمل کر کے دکھاؤ ورنہ اگر تم اس پر عمل نہ کرو اور اور سننے کا مطالبہ کرو تو جو کچھ تمہیں سنایا جائے گا۔ وہ مجبوری سے سنایا جائے گا۔ اور اس کا کچھ فائدہ نہ ہو گا کیونکہ جو ایک بات کو ہی یاد نہیں رکھتا وہ دوسری کو کس طرح یاد رکھے گا جو ایک روٹی ہضم نہیں کر سکتا وہ دو کس طرح ہضم کرے گا پس اگر تم نے ان پہلی باتوں پر عمل نہیں کیا جو تمہیں سنائی جا چکی ہیں تو کیا امید ہو سکتی ہے کہ اور سنانے سے کچھ فائدہ اٹھایا جائے گا۔

پس میں پہلے تمہیں یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ کسی وعظ کی مجلس میں تماشا کے طور پر شامل ہونا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محمد عبداللہ قریشی

مکرم پیر صلاح الدین صاحب

25 مارچ 1993ء کی شام تھی کہ کسی نے بتایا کہ آج صبح پیر صلاح الدین صاحب کا جنازہ و تدفین عمل میں آئی۔ آپ 24 مارچ کو صبح کے وقت راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔ "ہم سب اللہ ہی کے ہیں۔

میرے لئے یہ خبر انتہائی شاق کا باعث ہوئی۔ محترم پیر صاحب سال 1938ء سے میرے گہرے دوست تھے۔ آپ کے والد حضرت پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ نہ صرف شہر فیروز پور (بھارت) کی مشہور شخصیت تھے بلکہ ڈسٹرکٹ بورڈ فیروز پور کے بھی معزز ممبر تھے۔

محترم پیر صلاح الدین صاحب سے میری ملاقات ودوستی شہر فاضلکا ضلع فیروز پور میں ہوئی جو پچپن سال پر محیط ہے۔ آپ نے فاضلکا میں اپنی وکالت کی پریکٹس شروع کی تھی۔ چونکہ آپ بفضلہ تعالیٰ ایک سمارٹ اور بڑے محنتی نوجوان ایڈووکیٹ تھے اور موکلوں کے کیس پوری محنت سے تیار کرتے تھے اور اس کام میں ہر غریب و امیر ان کی نظروں میں برابر تھا۔ اس لئے وہ ہر کیس بڑی ہمدردی اور محنت کے ساتھ تیار کر کے ان کی وکالت کرتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے کام میں بڑی برکت دی اور وہ بہت جلد شہر اور اس کے اردگرد کے علاقہ میں مشہور وکلاء میں شمار ہونے لگ گئے۔

شہر فاضلکا تحصیل کا ہیڈ کوارٹر بھی تھا اور فیصل آباد کی طرز کا شہر تھا جس کے وسط میں کلاک ٹاور اور اس کے چاروں طرف پر رونق بازار اور محلہ جات واقع تھے۔ چونکہ اوڈ قوم نے بھی اسے اپنا صدر مقام بنا رکھا تھا اس لئے یہ شہر بہت بڑی اون کی منڈی تھا اور یہاں کے بڑے بڑے تاجر جو ہندو ہی تھے براہ راست مانچسٹر اور برمنگھم سے اون کی تجارت کرتے تھے۔ مسلمان قالین بانی کا کام کرتے تھے مگر ان فیکٹریوں کے مالک بھی بڑے بڑے ہندو امراء ہی تھے۔ لیکن افسوس یہ تھا کہ اس اتنے بڑے شہر میں لوکل احمدی کوئی بھی نہ تھا۔

مجھے چونکہ کام کی تلاش تھی اس لئے نظارت امور عامہ نے مجھے فاضلکا میں چوہدری فقیر محمد صاحب کے پاس بھیجا تھا جو سال 1938ء میں وہاں کورٹ انسپکٹر تھے کہ شائد ان کے توسط سے کوئی ملازمت مل جائے۔ مگر مکرم چوہدری صاحب نے میرے وہاں جانے پر وہاں کے ہائی سکول سے اپنے بچوں کو جو پہلی سے پانچویں کلاس تک کے چھ بچے تھے اور دو بچیاں تھیں یہ سب میرے سپرد کردیئے اور اپنے گھر میں ہی اپنی بچوں پر مشتمل سکول کھول دیا اور مجھے ان سب کا اتالیق مقرر کردیا۔ اور خود ان کا نصاب تجویز کر دیا۔ اور ہر ہفتہ ان سب بچوں کا امتحان لیا کرتے تھے۔ صبح شام ان بچوں کو ماسواء بچیوں کے سیر کروانی اور انہیں لوکل سکول کے طلبہ کے ساتھ فٹ بال وغیرہ کھلانا بھی میری ڈیوٹی تھے گویا میں ان کا 24 گھنٹے کا ملازم تھا مجھے وہ پندرہ روپے تنخواہ ماہوار اور کھانا دیتے تھے۔

میں نے مکرم پیر صلاح الدین کے فاضلکا آنے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے چوہدری صاحب کے بچوں ایک ملازم نیز ایک حوالدار ملک محمد شریف صاحب جو احمدی تھے کو ملا کر خدام الاحمدیہ کی مجلس بنالی اور اس طرح ان بچوں کی تربیت کا کام بھی شروع کردیا۔

محترم پیر صلاح الدین صاحب ہمارے زعیم تھے۔ ہم نے ایک دن فیصلہ کر کے تحصیل کے پاس سے ایک کچی سڑک بھی گزرتی تھی جس پر نہ کوئی صفائی ہوتی تھی ہر طرف گرد و غبار اور مختلف قسم کی آلودگی پھیلی ہوتی تھی اس کی صفائی کا بذریعہ وقار عمل کرنے کا پروگرام بنالیا۔ ہر جمعہ کی صبح کو ہم سب وہاں پہنچ کر جھاڑو وغیرہ کے ساتھ اس کی صفائی کرنے لگ جاتے تھے۔ لوگ آتے جاتے ہمیں یہ کام کرتے دیکھتے تو بہت حیران ہوتے کہ یہ معزز پڑھے لکھے نوجوان اور بچے ہیں جو خود سڑک کی صفائی کا کام کررہے ہیں۔ چونکہ محترم پیر صاحب بھی ہمارے ساتھ شامل ہوتے تھے اس لئے بھی لوگ حیران ہو کر پوچھتے تھے کہ یہ کام صفائی سڑک کا تم کیوں کر رہے ہو۔ ہمارا جواب ہوتا کہ ہم احمدی ہیں اور خدام الاحمدیہ ہماری تنظیم کا نام ہے اور سڑک صاف نہیں ہے تنظیم کے منشور میں یہ بھی ہے کہ اپنے اردگرد صفائی کا بھی خیال رکھو اگر صفائی نہ ہو رہی ہو تو خود وقار عمل کر کے صفائی کا کام سرانجام دو۔ اس کا ہندو مسلم عوام پر بڑا اثر ہوتا اور ہمیں دعوت الی اللہ کا موقعہ بھی مل جاتا۔ اور لوگ برملا کہتے کہ یہ تو بہت ہمدرد خلائق جماعت ہے۔

گھر میں عبادت تو خاکسار ہی پڑھایا کرتا تھا۔ البتہ خطبہ مکرم چوہدری فقیر محمد صاحب خود دیا کرتے تھے۔ اس دن موضع معظم سے جو فاضلکا سے تین میل کے فاصلہ وٹو قوم کا گاؤں تھا مکرم چوہدری محمد جہانگیر صاحب جو منظور وٹو صاحب کے والد تھے اپنے ساتھ تین چار دوستوں و عزیزوں کو بھی لے آتے تھے اور اس طرح جمعہ میں ہماری حاضری اچھی ہو جاتی تھی۔ مکرم منظور احمد وٹو صاحب تو ان دنوں ابھی پیدا ہی ہوئے تھے۔ مکرم چوہدری محمد جہانگیر صاحب اپنے خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے جو ایک بزرگ چوہدری علی گوہر خان صاحب کی دعوت سے احمدی ہوئے تھے جو وہاں ملازم تھے۔

فاضلکا شہر میں جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ اوڈ قوم جو کثرت سے بھیڑیں پالتی ہے اور ان کی اور اون کی تجارت کرتی ہے رہتی تھی ان کا امیر مولوی عبداللہ تھا جس کے تعلقات تھانیداروں اور بڑے بڑے سرکاری افسران کے ساتھ تھے انہوں نے اپنے بچوں کی تعلیم مذہبی کے لئے وہاں اپنا سکول بھی کھول رکھا تھا۔ میری اوڈ طلبہ کے ساتھ بھی دوستی تھی۔ وہ مجھ سے ہماری جماعتی کتب بھی مطالعہ کے لئے لے جایا کرتے تھے۔ ہم ان کے ساتھ کھیلتے بھی تھے اور تبادلہ خیالات بھی ہوتا تھا۔

ایک دن مولوی عبداللہ صاحب مجھے کہنے لگے کہ قریشی صاحب میں نے فاضلکا کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا لیا ہے آؤ میں تمہیں جو بستی میں یہاں تعمیر کرنے لگا ہوں اس کا نقشہ آپ کو دکھاؤں۔ میں وہاں چلا گیا وہاں چونے سے زمین پر بستی کا سکیچ بنایا ہوا تھا۔ مجھے مولوی عبداللہ صاحب کہنے لگے کہ میں یہاں سے آپ کی جماعت احمدیہ کے خلاف اپنے طلبہ کے زور پر پروپیگنڈہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ جب اس نے یہ کہا تو میں نے اسے جواب دیا کہ مولانا آپ کی نیت چونکہ درست نہیں ہے اس لئے یاد رکھیں کہ آپ کی یہ بستی کبھی آباد نہ ہو گی۔ چنانچہ اس کے بعد ملک ہی تقسیم ہو گیا۔

فاضلکا میں میری عادت تھی کہ اپنے فارغ اوقات میں بازار میں نکل جاتا تھا جہاں کسی نہ کسی دوکاندار سے جا ملتا تھا جو تعارف کے دوران اگر مجھے دریافت کرتا کہ آپ کہاں سے آئیں تو میں تو چونکہ آباؤ اجداد سے ہی قادیان کا باشندہ تھا اس لئے میرا جواب ہوتا کہ قادیان سے جہاں سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے دعویٰ فرمایا تھا تو اس طرح بات چل پڑتی۔ ایک دن چوہدری فقیر محمد صاحب نے مجھے کہا کہ قریشی صاحب آپ کی شکایت ملی ہے میں نے کہا کیا فرمانے لگے معلوم ہوا ہے کہ آپ شہر میں دعوت الی اللہ کرتے ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ میں کوئی مولوی تو نہیں البتہ جب کوئی شخص مجھے پوچھتا ہے کہ آپ کہاں سے آئے ہیں میں جواب دیتا ہوں کہ قادیان سے۔ اس طرح دوستانہ رنگ میں باتیں شروع ہو جاتی ہیں اور مجھے ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنا ہی پڑتا ہے چوہدری صاحب نے فرمایا کہ آپ بازار جایا ہی نہ کریں۔ کہنے لگے کہ یہ بڑا اکھڑ قسم کا شہر ہے میں نے کہا مجھے سب علم ہے آپ میری فکر نہ کریں۔

میں محترم پیر صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے کہاں سے کہاں نکل گیا ہوں۔

میرے دوران قیام فاضلکا مکرم ملک مبارک احمد خان صاحب ایمن آبادی مالک طبیہ عجائب گھر قادیان جو میرے اور محترم پیر صلاح الدین صاحب کے بہت گہرے دوست تھے وہ بھی کبھی کبھی مکرم پیر صاحب سے ملاقات کرنے کی غرض سے فاضلکا تشریف لے آتے تھے۔ اور پھر ہماری دوستوں کی مجالس ادبی اور علمی خوب جمتی تھیں۔

محترم ملک مبارک احمد خانصاحب نے چونکہ جماعت چہارم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے پاس کرنے کے بعد مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ لے لیا تھا۔ اگرچہ وہ وہاں سے مولوی فاضل کا امتحان تو نہ پاس کر سکے مگر مذہبی علوم کے فاضل ضرور بن گئے تھے اس لئے ہم انہیں مولوی یا مولانا کر کے ہی بلاتے تھے قادیان میں ان کے والد حضرت حکیم عبدالعزیز خان صاحب جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ہمارے اردو کے استاد بھی تھے انہوں نے اپنے گھر کے ایک کمرے کو طبی نوادارت سے خوب سجا رکھا تھا۔ اور طبی نسخہ جات خود مختلف بیماریوں سے متعلق تیار کر کے وہ بھی اپنے دوستوں کو بھجواتے رہتے تھے اس لئے انہوں نے اپنے اس مطب کو طبیہ عجائب گھر کا نام دے رکھا تھا۔ ان کی وفات پر مکرم مولوی مبارک احمد خاں صاحب نے اس کا چارج سنبھال لیا تھا اور بڑی خوش اسلوبی سے اسے چلاتے رہے۔ اگرچہ وہ بھی اپنی ادویہ جن میں ہر ممکن کوشش سے اصل ادویہ استعمال کرتے تھے جس کی وجہ سے خرچ زیادہ آتا تھا۔ مگر یہ ادویہ زیادہ تر اپنے دوستوں کو ہی تحفتہً بھجواتے رہتے تھے۔ اور ان کے دوست بھی حتی المقدور ان ادویہ کی قیمت بھجوا دیا کرتے تھے۔ الفضل میں ادویہ کا اشتہار بھی دیا جاتا تھا اس لئے بہت سے احباب اپنے آرڈر بھی بھجواتے رہتے تھے اس طرح ملک صاحب کا بفضلہ تعالیٰ اچھا ہی گزارہ ہو جاتا تھا۔ تقسیم ملکی کے بعد لاہور میں رہائش اختیار کرلی تھی۔ ان کے ماموں جو ایمن آباد کے رؤسا میں شمار ہوتے تھے بڑے بڑے سرکاری عہدوں پر مامور تھے کچھ وہ بھی ان کی مالی امداد کرتے رہتے تھے۔ اگرچہ ملک مبارک احمد خان صاحب خود بڑے غیور قسم کے انسان تھے اس لئے اپنے کسی عزیز پر کبھی بوجھ نہیں بنتے تھے۔

محترم ملک مبارک احمد خان صاحب فاضلکا آتے رہتے تھے مکرم پیر صلاح الدین صاحب بہت خوش ہوتے تھے کہ ان کی وجہ سے مکرم پیر صاحب کا وقت بہت اچھا کٹ جاتا تھا۔ اس لئے بھی کہ فاضلکا میں محترم پیر صاحب مجردانہ زندگی بسر کررہے تھے۔

محترم پیر صلاح الدین صاحب کو (کلام الٰہی) سے بڑا عشق تھا یہی وجہ تھی کہ آپ نے جب تک قسمت نے ان کا ساتھ دیا (کلام الٰہی) کا ترجمہ اور تفسیر بھی لکھی تھی غالباً اس کی تین جلدیں طبع کروا کر اپنے احباب میں تقسیم بھی کرتے رہے مکرم پیر صاحب دوستوں کے دوست' غربا کے ہمدرد بہت دلیر اور خوش سیرت انسان تھے دوستی اگر کسی غریب سے بھی کی تو اسے آخر دم تک نبھاتے بھی رہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ کی کتب زیر مطالعہ رہتی تھیں بہت سی عبارات حضرت بانی سلسلہ کی کتب سے آپ کو زبانی یاد تھیں۔

مکرم پیر صاحب نے پریکٹس وکالت چھوڑ کر سرکاری ملازمت اختیار کرلی اور تحصیلداری سے ترقی کرتے کرتے ڈپٹی کمشنر اور اور ڈپٹی سیکرٹری بھی رہے اسی دوران آپ پر ایک بہت بڑی آزمائش کا دور بھی آیا جسے آپ نے بڑے صبر اور مردانگی سے برداشت کیا۔

سرکاری ملازمت کے بعد آپ نے اپنی علمی اور ادبی سرگرمیوں کی طرف توجہ دینی شروع کر دی۔ کڑی آزمائشوں سے گزرنے کے بعد آپ کی صحت بہت گر گئی اور بیمار ہو گئے مگر علمی اور ادبی کام اور کلام الٰہی کی خدمت کے کام کو پھر بھی نہ چھوڑتے تھے۔ مسلسل کام اور بیماری کے باعث زیادہ بیمار ہو گئے اور بالآخر ایک ماہ سی ایم ایچ میں زیر علاج رہے اس وقت آپ کی عمر تقریباً اٹھتر برس کی ہو چکی تھی سولہ مارچ

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سیکنڈری سکول کانو نائیجیریا کے نیوز لیٹر "دی مینارٹ" کی ایک خبر

پروفیسر عبد السلام انتقال کر گئے

نوبل انعام حاصل کرنے والے دین حق کے پہلے پیروکار پروفیسر عبد السلام انتقال فرما گئے۔

وہ پاکستان میں پیدا ہوئے۔ ان کی عمر 70 سال تھی۔ (29۔ جنوری 1926) نوبل انعام یافتہ سائنسدان جمعرات 21۔ نومبر 1996ء کو انتقال فرما گئے۔

پروفیسر عبد السلام پاکستان کے ایک سچے اور مخلص فرزند تھے۔ وہ پاکستان میں پیدا ہوئے اور یہیں بڑھے پلے۔ جب ان کو 1979ء میں نوبل انعام ملا تو دنیا کے کئی ممالک خاص طور پر برطانیہ نے ان کو اپنے ملک کی شہریت پیش کی لیکن انہوں نے اس کا انکار کیا۔ اور پاکستانی شہریت قائم رکھنے پر اصرار کیا ان کا کہنا تھا کہ '

آپ کو یہ سن کر حیرانی ہوگی کہ اگرچہ میں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ یورپ میں گزارا ہے لیکن میں نے کبھی برطانوی شہری بننے کے بارے میں نہیں سوچا۔ انگلش اخبارات میرے بارے میں جو بھی لکھتے رہیں لیکن میں اب بھی ایک پاکستانی ہونے پر اصرار کروں گا۔ کیونکہ میں پاکستان کو ان ملکوں میں شامل کرنا چاہتا ہوں جن کے باشندوں کو نوبل انعام ملا۔

پروفیسر عبد السلام نے 1981ء میں اس سکول کا دورہ کیا۔ ان کے دورے کے دوران یونیورسٹی آف میڈوگوری کی طرف سے ایک اعزازی ڈگری پیش کی گئی۔ نائیجیریا کی حکومت نے ایک سنٹر کا نام "سلام سنٹر برائے امن۔ ابوجا" رکھ کران کے نام کو زندہ جاوید کر دیا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین۔

(دی منیاریٹ The Minaret جلد نمبر1 شمارہ نمبر2۔ نومبر 1996ء صفحہ نمبر3 نیوز لیٹر احمدیہ سیکنڈری سکول۔ کانو نائیجیریا)

OOO

یادرفتگان

محترمہ فضل بیگم صاحبہ

27۔ فروری 1943ء کو ایک مخلص احمدی خاتون فضل بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب مربی فلسطین کا حیفا میں انتقال ہو گیا۔ مکرم مولوی صاحب دعوت الی اللہ کے لئے فلسطین تشریف لے گئے تھے اور آپ کی اہلیہ آپ کے ساتھ تھیں۔ آپ دیار غیر میں وفات پانے والی پہلی خاتون تھیں۔ موصوفہ بہت مخلص اور قربانی دینے والی خاتون تھیں۔ ان کی وفات پر جماعت حیفا نے جو تعزیتی مکتوب ان کے بھائی کو بھجوایا اس میں تحریر کیا کہ موصوفہ نے عرب مستورات میں دین حق کے پھیلانے اور انہیں (-) تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دینے کی کوشش کی موصوفہ کے اس نمونہ کا اثر عرب احمدی مستورات پر بہت اچھا تھا۔ وہ ڈیڑھ دو سال تک مدرسہ احمدیہ میں لڑکیوں کی تین جماعتوں کو تعلیم دیتی رہیں اور مستورات میں کشتی .... کا درس بھی دیتی رہیں۔

جب دار البیعت لدھیانہ کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک ہوئی موصوفہ کی عمر اس وقت 18 سال کی تھی ابھی شادی نہیں ہوئی تھی ایک نقرئی زیور ان کے پاس تھا موصوفہ نے اس تحریک پر بغیر گھر میں ذکر کئے وہ زیور حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں پیش کر دیا۔

اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب کی وفات پر الفضل نے "احمدی خواتین کی بے مثل دینی قربانیاں" کے عنوان سے مندرجہ ذیل اداریہ لکھا:۔

احمدی خواتین کی قربانیوں کی فہرست نہایت طویل ہے اور خاص کر حضرت امام جماعت الثانی کے عہد سعادت مہد میں احمدی خواتین نے جو مثالیں قائم کی ہیں وہ نہایت شاندار ہیں۔ مثلاً لنڈن میں خدا تعالیٰ کا سب سے پہلا گھر جسے تعمیر کرنے کی آج تک بڑے بڑے بادشاہوں کو توفیق نہ ملی۔ محض احمدی خواتین کے چندہ سے تعمیر ہوا۔ اور یہ ایک علیحدہ چندہ تھا جو مستقل چندوں کی ادائیگی کے علاوہ حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں احمدی خواتین نے پیش کیا۔ اور مطالبہ سے بڑھ کر پیش کیا۔

اس وقت جس بات کا ذکر کرنا مقصود ہے وہ یہ ہے کہ جنگ سے پیدا شدہ نہایت ہی خطرناک حالات میں احمدی خواتین دین کی خاطر جس ایثار اور قربانی کا ثبوت پیش کر رہی ہیں اس کی مثال صفحہ عالم پر نہیں مل سکتی۔ چند ہی روز ہوئے "الفضل" میں نہایت ہی افسوسناک خبر شائع ہو چکی ہے کہ ہمارے فلسطین کے مربی مولوی محمد شریف صاحب کی اہلیہ صاحبہ حیفہ میں اپنے عزیز واقارب سے دور غریب الوطنی مین وفات پا گئی ہیں۔ ہم اللہ کے لئے ہیں.... وطن سے کس کو محبت نہیں ہوتی اور پھر قادیان جیسے وطن سے نہ معلوم ان کے دل میں قادیان کے ذرہ ذرہ کو دیکھنے کے کیسے کیسے ولولے اٹھتے ہوں گے۔ مگر دینی ضروریات اور جنگ کی مشکلات نے راستہ روک رکھا تھا۔ حتیٰ کہ وہ وقت آگیا کہ انہوں نے اپنے مربی خاوند کے ساتھ خدمت دین میں ہاتھ بٹانے کا جو عہد کر رکھا تھا اسے پوری طرح نبھاتے ہوئے جان دے دی۔ اور دوسری خواتین کے لئے مثال قائم کر دی۔

OOO

O

محبت کے جزیروں سے مفر اچھا نہیں لگتا
وطن سے بے وفائی کا ہنر اچھا نہیں لگتا

یہاں جینا' یہاں مرنا' مری توقیر اس سے ہے
مجھے اِس کے بنا کوئی نگر اچھا نہیں لگتا

بہاریں' چاندنی' خوشبو' وفائیں' خواب ہیں میرے
جو میرے خواب چھینے وہ بشر اچھا نہیں لگتا

مسافر ہوں' مگر یادیں مقید ہیں یہاں میری
ئیں فوراً باندھ لوں رختِ سفر' اچھا نہیں لگتا

محبت' احترامِ باہمی' بنیاد ہیں "گھر" کی
جہاں بھائی لڑیں باہم وہ "گھر" اچھا نہیں لگتا

چلو' اٹھو وطن کی سر زمیں تم کو بلاتی ہے
محبت میں سوالِ رہگذر اچھا نہیں لگتا

انور ندیم علوی

واقفین نو بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے چند ہدایات

تحریک وقف نو کا اعلان فرمانے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقتاً فوقتاً اپنے خطبات میں واقفین نو بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے جو مختلف ہدایات جاری فرمائیں ان کا خلاصہ ذیل میں پیش ہے۔ والدین سے درخواست ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت سے کبھی غافل نہ ہوں اور اپنے اندر سچائی اور پاکیزگی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ دیکھتے رہیں کہ بچوں میں مندرجہ ذیل اخلاق نمو پا رہے ہیں اور مذکورہ عادات راسخ ہو رہی ہیں!

- خدا تعالیٰ سے محبت
- (کلام الٰہی) کی تعلیمات سے محبت
- (عبادت) سے محبت
- (کلام الٰہی) کی روزانہ تلاوت کی عادت
- دین کی غیرت اور محبت
- (امامت) سے محبت
- نظام جماعت کی اطاعت
- جماعتی عہدیداروں کا احترام
- سچ سے محبت
- جھوٹ سے نفرت
- غصہ کو ضبط کرنے کی عادت
- سخت جانی کی عادت
- تقویٰ' قناعت' غنا اور وفا
- امانت اور دیانت کا جذبہ
- بڑوں کا احترام اور چھوٹوں سے شفقت
- علم حاصل کرنے کا جذبہ
- اچھے رسائل اور کتب کے مطالعہ کی عادت
- اردو اور عربی زبان سیکھنے کا ذوق
- ذیلی تنظیموں اطفال الاحمدیہ' ناصرات اور خدام الاحمدیہ سے تعلق
- ڈائری لکھنا وغیرہ

OOO

بقیہ صفحہ 4

1993ء کو گھر آ گئے مگر 24 مارچ کو پھر طبیعت یک دم خراب ہو گئی اور اس حال میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی اسی دن 30-9 بجے رات جنازہ ربوہ پہنچا اور 25 مارچ کو فجر کے بعد جنازہ اور تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند سے بلند تر فرماتا ہے۔ آپ ایک دلیر اور نڈر احمدی سپوت تھے۔ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر30956 میں سیٹھی ضیاء الحق ولد فضل حق سیٹھی قوم سیٹھی پیشہ تجارت عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان H/35 مدنی محلہ جہلم شہر ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- دکان واقعہ مین بازار جہلم شہر مالیتی -/800000 روپے۔ 2- مکان برقبہ 5 مرلہ واقعہ مدنی محلہ جہلم شہر مالیتی -/500000 روپے۔ 3- مکان برقبہ 6 مرلہ واقع مدنی محلہ جہلم شہر مالیتی -/600000 روپے۔ 4- پلاٹ برقبہ .... واقعہ دارالنصر وسطی ربوہ مالیتی -/100000 روپے۔ اس کل جائیداد کے 1/8 حصہ کا مالک ہوں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سیٹھی ضیاء الحق H/35 حق بلڈنگ حق سٹریٹ مدنی محلہ جہلم شہر گواہ شد نمبر1 حمید اللہ خالد وصیت نمبر22713 گواہ شد نمبر2 الطاف الرحمٰن وصیت نمبر18947۔

مسل نمبر30957 میں امۃ القیوم زوجہ سیٹھی ضیاء الحق قوم سیٹھی پیشہ خانہ داری عمر46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدنی محلہ شہر ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے۔ 2- انگوٹھی ڈائمنڈ مالیتی -/20000 روپے۔ 3- طلائی انگوٹھی مالیتی -/10000 روپے۔ 4- بالیاں ایک جوڑی و زنجیر ایک عدد (وزنی دو تولہ) مالیتی -/10000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ القیوم H/35 حق بلڈنگ حق سٹریٹ مدنی محلہ جہلم شہر گواہ شد نمبر1 حمید اللہ خالد وصیت نمبر22713 گواہ شد نمبر2 ضیاء الحق سیٹھی خاوند موصیہ مسل نمبر30956۔

مسل نمبر30958 میں محمد انور گوگا ولد محمد صادق صاحب قوم پسرے کشمیری پیشہ ملازمت عمر44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مشین محلہ سہرو ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ ساڑھے تین مرلہ مشین محلہ نمبر1 جہلم شہر مالیتی -/150000 روپے۔ جس کے وارث چھ بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد انور گوگا K/22 مشین محلہ نمبر جہلم گواہ شد نمبر1 حمید اللہ خالد وصیت نمبر22713 گواہ شد نمبر2 الطاف الرحمٰن وصیت نمبر18947۔

مسل نمبر30959 میں محمد ارشد نعیم ولد محمد اقبال قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر25 سال بیعت 1982 ساکن چک نمبر109/ر-ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2800 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد ارشد نعیم چک نمبر 109/ر-ب مسعود آباد ورکشاپ P/O چک نمبر104/ر-ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 محمد اکرم محمود مربی سلسلہ وصیت نمبر27533 گواہ شد نمبر2 رفیق احمد کاہلوں چک نمبر109/ر-ب مسعود آباد ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر30960 میں فرزند علی اٹھوال ولد چوہدری سردار محمد صاحب قوم اٹھوال پیشہ دکانداری عمر 76 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکرنڈ ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- دو عدد پلاٹ واقع سکرنڈ جو کہ بیٹے بیٹی کو ہبہ کر دیئے ہیں مالیتی -/200000 روپے۔ 2- فروخت زمین سے حاصل شدہ رقم نقد -/252000 روپے۔ 3- سرمایہ دکان -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/24000 روپے سالانہ بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فرزند علی اٹھوال C/O کاشف میڈیکل سٹور مسین روڈ سکرنڈ ضلع نواب شاہ گواہ شد نمبر1 محمد اکرم اٹھوال پسر موصی گواہ شد نمبر2 محمد اعظم اٹھوال پسر موصی۔

مسل نمبر30961 میں شریفہ بیگم زوجہ چوہدری فرزند علی صاحب قوم اٹھوال پیشہ خانہ داری عمر74 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکرنڈ ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی وزنی اڑھائی تولہ مالیتی -/15000 روپے۔ 2- زمین 3 ایکڑ جو میرے نام ہے مالیتی -/150000 روپے۔ 3- حق مہر وصول شدہ -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ شریفہ بیگم زوجہ فرزند علی C/O کاشف میڈیکل سٹور مین روڈ سکرنڈ ضلع نواب شاہ گواہ شد نمبر1 محمد اکرم اٹھوال پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد اعظم اٹھوال پسر موصیہ۔

مسل نمبر30962 میں چوہدری بشیر احمد ساہی ولد چوہدری محمد دین صاحب قوم ساہی جٹ پیشہ پنشنر عمر ساڑھے پچھتر سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد -/520000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/13-1866 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری بشیر احمد ساہی مکان نمبر632 گلی نمبر101 G-9/1 اسلام آباد گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر محمود احمد ناگی وصیت نمبر 25886 گواہ شد نمبر2 ہمایوں نصیر وصیت نمبر 28153۔

مسل نمبر30963 میں امۃ القدوس طیبہ بنت چوہدری نور محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-9-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ دو تولہ زیور طلائی مالیتی... اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ القدوس مکان نمبر1206 G-10/4 اسلام آباد گواہ شد نمبر1 محمود اصغر وصیت نمبر24621 گواہ شد نمبر2 شمیم احمد قاضی مکان نمبر 23 گلی نمبر 52 G-10/3 اسلام آباد۔

مسل نمبر30964 میں عبدالشکور ولد رحمت اللہ قوم آرائیں عمر 59 سال بیعت 1953ء ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ 10 مرلہ نمبر43 واقع ناصر آباد مالیتی -/400000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 مارک اور 1000 روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس و بصورت نامعلوم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالشکور حال جرمنی گواہ شد نمبر1 طاہر حمید جرمنی گواہ شد نمبر2 عبدالسمیع جرمنی۔

مسل نمبر30965 میں سیدہ رفیقہ باسط زوجہ سید عبدالباسط گردیزی قوم پاکستانی پیشہ خانہ داری عمر42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-11-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی وزنی 51 گرام 400 ملی گرام مالیتی۔/1000 جرمن مارک اس وقت مجھے مبلغ۔/300 مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سیدہ رفیقہ باسط 5/4 دارالرحمت غربی ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر1 سید افتخار گردیزی جرمنی گواہ شد نمبر 2 سید عبدالباسط گردیزی جرمنی خاوند موصیہ۔

مسل نمبر30966

I Komar sutisna miharja s/o Atik Hidayat

پیشہ کسان عمر 57 بیعت 1957ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 94-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ دھان کا کھیت برقبہ 1400 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔/4000000 روپے۔ زرعی زمین برقبہ 3500 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔/10000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/50000 روپے ماہوار بصورت زمین مندرجہ وصیت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Komar sutisna miharja انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Anwar suryana انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Y.Sunarya انڈونیشیا۔

مسل نمبر30967

I Mrs. Zakia ambar w/O Agus mubarik ahmad

پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت 1983-4-18 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 96-2-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ کار مزدا نمبر 626 ماڈل 1988ء مالیتی۔/30000000 روپے۔2۔ حق مہر۔/1967000 روپے۔3۔ نقد رقم۔/1000000 روپے۔4۔ زیورات طلائی وزنی 43 گرام مالیتی۔/967500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Zakia Ambar انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 A.Mubarik Ahmad خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Hamid Machmud.s انڈونیشیا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ ربوہ کے قریب دریائے چناب کے پل پر کے حادثہ میں مکرم محمد یوسف ضاحب ولد خوشی محمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کو بائیں کولھے پر ڈاٹسن کی چھت سے گرنے پر شدید چوٹ آئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ محض اپنے فضل سے انہیں مکمل صحت سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ برکت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب راجپوت ہنڈا ڈیلر مورو مورخہ 96-12-23 بوقت 12 بجے دوپہر دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرماگئیں۔

موصوفہ کا جنازہ مورخہ 96-12-24 کو مسعود چانڈیو صاحب مربی دعوت الی اللہ وقف جدید نے مورو میں پڑھایا اور بعد ازاں قمر آباد میں پڑھا گیا اور احمدیہ قبرستان قمر آباد میں تدفین ہوئی۔ موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری سراج دین صاحب مورخہ 97-1-2 فرینکفورٹ (جرمنی) میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ موصوف بفضل خدا موصی تھے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور مورخہ 97-1-6 کو بعد عصر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم عبداللہ واگس صاحب امیر جماعت جرمنی نے دعا کروائی۔ موصوف کی بلندی درجات و پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم قمر احمد بھٹی صاحب ابن مکرم منظور احمد سعید صاحب دارالصدر غربی ربوہ کا نکاح عزیزہ شاہدہ جبین صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد شاد صاحب کارکن مال آمد مبلغ 25000 روپے حق مہر پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے بیت المبارک میں مورخہ 29۔ دسمبر 96ء کو پڑھا۔ مکرم قمر احمد بھٹی حضرت میاں علی محمد صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ) آف گھکانوالی ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور شاہدہ جبین صاحبہ مکرم محمد ابراہیم صاحب کی پوتی ہیں۔

○ مکرم محمد مقبول صاحب ابن مکرم منظور احمد صاحب سعید دارالصدر غربی ربوہ کا نکاح شائستہ پروین بنت مکرم محمد ناصر احمد صاحب آف اسلام آباد کے ہمراہ مبلغ 25000 روپے حق مہر پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے بیت المبارک میں مورخہ 29۔ دسمبر 96ء کو پڑھا۔ مکرم محمد مقبول صاحب بھی میاں علی محمد صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ) آف گھکانوالی کا پوتا ہے۔ اور شائتہ پروین صوفی محمد دین صاحب کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتے جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ مکرم محمد احمد صاحب آف اوسلو کو اللہ تعالیٰ نے 2۔ جنوری 97ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے مدثر احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مبارک احمد صاحب اعجاز ابن حضرت محمد الدین صاحب تہالوی (درویش) رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پوتا اور مکرم عبدالغنی صاحب کھوکھر آف ناروے کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

○ مکرم نصیرالدین شاہی صاحب ابن مکرم ملک رشید الدین صاحب (جو مکرم ملک صلاح الدین کے بڑے بیٹے ہیں) کی تقریب شادی مورخہ 96-12-25 کو بہمراہ عزیزہ صدف صاحبہ بنت مکرم ملک بشیرالدین صاحب عمل میں آئی۔ اور مورخہ 26 دسمبر کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے مبارک فرمائے۔

اعلان داخلہ

○ آغاخان یونیورسٹی کراچی نے MBBs سال اول میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں درخواست دھندہ کا کم از کم پری میڈیکل مضامین کے ساتھ انٹرمیڈیٹ میں 60 فی صد نمبر (بغیر NCC کے) حاصل کئے ہونا لازمی ہے۔ داخلہ سے قبل تمام درخواست دھندگان کو ایک ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ یہ ٹیسٹ کراچی لاہور۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ اسلام آباد۔ حیدر آباد اور گلگت میں منعقد ہوگا۔ داخلہ فارم وغیرہ مبلغ 150 روپے کے عوض دفتر سے یا بینک ڈرافٹ ارسال کرکے حاصل کیا جاسکتے ہیں۔ یونیورسٹی کا پتہ یہ ہے۔

آغا خان یونیورسٹی۔ پی۔ او۔ بکس نمبر 3500۔ سٹیڈیم روڈ۔ کراچی 74800

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 27۔ جنوری 97ء ہے۔

○ ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنز ہمدرد یونیورسٹی کراچی نے مندرجہ ذیل دو پروگراموں میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔1۔ BBA آنرز۔2۔ MBA پروگرام۔

BBA آنرز کے لئے درخواست دھندہ کا کم از کم انٹرمیڈیٹ ہونا لازمی ہے اور MBA کے لئے کم از کم بیچلرز ہونا لازمی ہے۔ داخلہ سے قبل ایک رجحان ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ داخلہ فارم وغیرہ 400 روپے کے عوض ہمدرد فاؤنڈیشن "المجید" ناظم آباد نمبر3۔ کراچی اور ہمدرد سینٹر واقع لاہور۔ راولپنڈی اور پشاور سے دستیاب ہیں۔ مکمل داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 23۔ جنوری 97ء ہے

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 3

اور وہ باتیں جو اس میں سنائی جائیں ان کو گھر جاکر بھلا دینا گناہ ہے اور اس کا کچھ فائدہ نہیں ہے۔ وعظ سنانے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اس کو یاد رکھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔

عام طور پر یہی دیکھا گیا ہے کہ عورتوں کو وعظ میں بھی خیال ہوتا ہے کہ ان کے متعلق اس میں کیا کہا گیا ہے جلسہ پر جو عورتیں جاتی ہیں وہ یہی کہتی ہیں کہ فلاں مولوی صاحب کا وعظ بہت اچھا تھا اور فلاں کا اچھا نہیں تھا جب دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جس وعظ میں ان کی تعریف کی گئی اس کو تو اچھا کہتی ہیں اور جس میں ان کے نقص بیان کئے گئے اور ان کو اصلاح کرنے کے لئے کہا گیا اس کو ناپسند کرتی ہیں حافظ روشن علی صاحب جو بڑے اچھے واعظ ہیں ان کے متعلق کہا گیا کہ ان کا وعظ اچھا نہیں تھا جب دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ انہوں نے عورتوں کو نصیحتیں کی تھیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں اسی وعظ کو پسند کرتی ہیں جس میں ان کو اچھا کہا جائے۔ ان کی تعریف کی جائے اور اگر ان کو نصیحت کی جائے تو اس کو پسند نہیں کرتیں حالانکہ کسی کے اچھا کہہ دینے سے وہ اچھی نہیں ہو جاتیں جب تک خود اچھی نہ بنیں اور کسی کے برا کہہ دینے سے بری نہیں ہو جاتیں اگر ان کو اچھا کہا جاتا ہے اور وہ واقع میں اچھی ہیں تو یہ خوشی کی بات ہے اور اگر ان کی کوئی برائی بیان کی جاتی ہے اور وہ برائی ان میں پائی جاتی ہے تو انہیں اس کی اصلاح کرنی چاہئے اور عبرت پکڑنی چاہئے رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص مرتا ہے اور عورتیں بین کرتی ہوئی یہ کہتی ہیں اے بھائی تو ایسا بہادر تھا کہ تیرے سامنے شیر نہیں ٹھہر سکتا تھا تو فرشتے اسے گرز مار کر پوچھتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا وہ کہتا ہے نہیں فرشتے پوچھتے ہیں پھر کیوں تیرے متعلق کہا جاتا ہے اسی طرح عورتیں جو اور جھوٹی تعریفیں کرکے روتی ہیں ان کے متعلق پوچھا جاتا ہے اور مرنے والے کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ یہ باتیں مجھ میں نہیں پائی جاتیں تھیں تو جھوٹی تعریف سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور نہ جھوٹی مذمت سے کوئی نقصان ہوتا ہے اس لئے دیکھنا یہ چاہئے کہ جو کچھ بیان کیا جاتا ہے اس میں میرے عمل کرنے کے لئے کوئی بات ہے یا نہیں اگر کوئی اچھی بات ہو تو اس پر عمل کرنا چاہئے اور اگر کوئی بری بات اپنے اندر نظر آئے تو اسے چھوڑ دینا چاہئے یہ غرض ہوتی ہے وعظ کی۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13 - جنوری -1997ء
درجہ حرارت کم از کم 4 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے آٹھویں ترمیم کو جائز قرار دے دیا ہے۔ آئین کے آرٹیکل 58(2)بی اور آٹھویں ترمیم کے خلاف تمام درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے متفقہ فیصلہ دیا ہے کہ یہ ترمیم اور آئین کا آرٹیکل 58 (2) بی چیک اینڈ بیلنس اور مارشل لاء روکنے کا مفید ہتھیار ہے۔ آٹھویں ترمیم کے ذریعے آئین کو اسلامی رنگ میں ڈھالا گیا اور حکومت چلانے کا اسلامی طریقہ بنایا گیا۔ 1985ء کے بعد منتخب ہو کر آنے والی تین اسمبلیوں نے اسے نہ چھیڑ کر اس کی تائید کی۔

○ آٹھویں ترمیم کے خلاف محمود خان اچکزئی نے آئینی پٹیشن دائر کی تھی اس بنچ میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ، جسٹس سلیم اختر، جسٹس فضل الٰہی خان، جسٹس ضیاء محمود مرزا، جسٹس ارشاد حسن خان، جسٹس راجہ افراسیاب خان اور جسٹس منور احمد شامل تھے۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے اتوار کے روز مختصر فیصلہ سنا دیا۔

○ آئین میں آٹھویں ترمیم صدر ضیاء الحق کے گیارہ سالہ طویل مارشل لاء کے دور کے اقدامات کو آئینی تحفظ دینے کے لئے سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو کے دور میں منظور کی گئی تھی۔ جس قومی اسمبلی نے اس ترمیم کی منظوری دی وہ غیر جماعتی بنیادوں پر منتخب ہوئی تھی اور اس الیکشن کا تمام سیاسی جماعتوں نے بائیکاٹ کیا تھا۔

○ قومی دفاعی سیکورٹی کونسل کے قیام کے خلاف ہائی کورٹ میں رٹ دائر کر دی گئی ہے۔ عدالت نے وزیر اعظم سمیت تمام ارکان کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ کونسل کو کام کرنے سے روکنے کے بارے میں آئندہ سماعت پر فیصلہ کیا جائے گا۔ درخواست گزار نے کہا ہے کہ صدر کو رولز آف بزنس میں ترمیم کا اختیار نہیں ہے۔ نہ ہی نگران وزیر اعظم کو اس سلسلے میں مشورہ دینے کا اختیار ہے۔ نگران حکومتیں محض روزمرہ کے امور نبٹا سکتی ہیں۔

○ لاہور میں گڑھی شاہو کے علاقہ میں زہریلی گیس کے اثرات ابھی باقی ہیں۔ مزید دو محنت کش گیس کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ آٹھ افراد کو تشویشناک حالت میں ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے گیس کے اثرات آٹے گھی اور مرچ مصالحے میں سرایت کر چکے ہیں سخت سردی کے باوجود علاقے کے مکین کھلے صحنوں میں سو رہے ہیں۔

○ الیکشن کے انتظامات کے لئے اڑھائی لاکھ فوجی جوان طلب کر لئے گئے ہیں آرمی افسران کو مجسٹریٹوں کے اختیارات دیئے جائیں گے۔ پولنگ سٹیشنوں پر امن و امان برقرار رکھنا فوج کی ذمہ داری ہو گی۔ فوج کا کوئی انتخابی مانیٹرنگ سیل نہیں ہو گا۔ وزیر دفاع شاہد حامد نے بتایا کہ آرمی ائرڈیفنس رابطے کا کام کرے گی۔ ہر پولنگ سٹیشن پر دو یا تین فوجی ایک افسر کی کمان میں ہوں گے۔ فضائیہ اور بحریہ بھی مدد کرے گی۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ لوگ صدر سے خوفزدہ کیوں ہیں؟ اسمبلی بحال ہونے کی توقع نہیں۔ قومی سلامتی کونسل سے بہتر مفاہمت اور پالیسیوں میں تسلسل کی ضمانت فراہم ہو گی۔ مسلح افواج کو سیاست میں نہیں گھسیٹا جا رہا۔ انتخابات سے فرار ممکن نہیں۔ انتخابی عمل آگے بڑھنے سے قیاس آرائیاں خود بخود دم توڑ رہی ہیں۔ مسلم لیگ کے ترجمان نے سلامتی کونسل کا خیر مقدم کیا۔ پیپلز پارٹی کو صرف یہ اعتراض ہے کہ میں اس کا سربراہ ہوں۔ امید ہے کہ اگلی حکومت بھی اسے برقرار رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ احتساب جاری ہے۔ مزید 50 کیس بھجوائے جا رہے ہیں۔

○ مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے سپریم کورٹ کے فیصلے سے قبل دلائل دیتے ہوئے کہا کہ جسٹس انوار الحق نے ہٹائے جانے کی دھمکی پر ضیاء الحق کو آئینی ترامیم کے اختیارات دیئے تھے۔ ججوں نے ضیاء دور میں بار بار حلف اٹھائے۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
دوکان 212837
گھر: 212175
نسیم جیولرز
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ
ربوہ

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • اٹھرا • ورم و لیکوریا ایام کی بے قاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی • گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ فون: 254634

* Premier Quality Orange Juice
obtained from Kinnu & Malta

adoom 319/96

The Largest Food Processors in Pakistan, **Shezan International Limited**, Lahore, Karachi, Hattar.